سوال

(222) برائے ایصالِ ثواب مروّجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برائے ایصالِ ثواب قرآن خوانی کرانے کا شریعت میں کیا حکم ہے؟ (سید توصیف الرحمن زیدی) (۲۰ ستمبر ۱۹۹۱ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

برائے ایصالِ ثواب قرآن خوانی کرانے کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔ لہٰذا یہ بدعت ہے۔ صحیح حدیث میں ہے:

’مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ‘ (صحیح البخاری، بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَی صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ، رقم: ۲۶۹۷)

’’یعنی جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے۔‘‘

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی ’’زاد المعاد‘‘ میں اس کو ناجائز کہا ہے۔ صاحب ’’المرعاة‘‘ فرماتے ہیں:

’’اہدائے ثواب قرآن علمیت میرے نزدیک صراحۃً کسی مرفوع صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ نیز صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سے بھی ثابت نہیں۔ اس لیے مجھے اس کی مشروعیت میں تامل ہے۔‘‘ (فتاویٰ ثنایہ: ۱/۵۳۲)

اور علامہ علی المتقی صاحب ’کنز العمال‘‘ فرماتے ہیں:

’اَلْاَوَّلُ الْاِجْتِمَاعُ لِلْقِرَائَۃِ بِالْقُرْاٰنِ عَلَی الْمَیِّتِ بِالتَّخْصِیْصِ فِی الْمَقْبَرَۃِ اَوِ الْمَسْجِدِ اَوِ الْمَیِّتِ بِدْعَۃٌ مَذْمُوْمَۃٌ‘ فتاویٰ علمائے حدیث: ۵/۳۵۲

’’یعنی میت کے لیے قرآن خوانی بالخصوص قبرستان، مسجد، گھر میں مذموم بدعت ہے۔‘‘

۲۔ بطورِ برکت گھر میں بچوں کو جمع کرکے قرآن پڑھانا بھی شریعتِ مطہرہ سے ثابت نہیں۔ لہٰذا فعل ہذا سے بھی احتراز ضروری ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:226

محدث فتویٰ